REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P. - 6

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۸ شمارہ ۳۱

ایڈیٹیر: عبدالحق فضل

نائب: ہاشمی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان - 143516

THE WEEKLY "BADR" QADIAN. 143516

۳۰ ذی الحجہ ۱۴۰۹ ہجری ۳ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۳ اگست ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۹ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی ان دنوں جشن تشکر کے سلسلہ میں مختلف ممالک کا دورہ کرنے کی وجہ سے حضور انور کی مصروفیات بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔

احباب کرام جان ودل سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خطبہ جمعۃ المبارک

مباہلہ کا چیلنج میں نے دشمنان احمدیت کے سربراہوں اور مکفرین اور مکذبین کے ائمہ کو دیا تھا

اس پر آج ایک سال گذرتا ہے اس دوران میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے

چند کا ذکر آج میں کرونگا۔ دنیا میں ایک بھی ملک ایسا نہیں جہاں احمدیوں کو نمایاں طور پر یہ احساس نہیں ہوا کہ

ہاں ہم ایک نئے وجود کے طور پر ابھر رہے ہیں میں جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مباہلے کے سال کی برکتوں کو دائمی کرنے کی

کوشش کریں سب سے زیادہ اہم ذکر ضیاء الحق صاحب سابق صدر پاکستان اور سابق ڈکٹیٹر پاکستان کا ہے

انہوں نے مرنے سے کچھ عرصہ پہلے علماء کی جو کانفرنس بلائی تھی جسمیں خوشخبری کا یہ عہد کیا تھا اس میں احمدیوں کے خلاف کچھ سازشیں ہوئی تھیں ۱۲ تاریخ کو یہ خطبہ

ہوا ہے اور ۱۷ تاریخ کو وہ ایک دھماکے کے ساتھ صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے ایک مولوی محمود احمد صاحب میرپوری یہاں ہوا کرتے تھے سیکرٹری جنرل اسلامک

شریعت کونسل برطانیہ جب ان کی لاش گھر لائی گئی اور ان کے ساتھ ان کے عزیزوں کی ساری کی ساری اور بچے وغیرہ کی نو جس جگہ وہ لاش رکھی گئی تھی

وہ صحن میں ڈوب کے نیچے گر پڑا اور اس کے نتیجے میں بھر کثرت کے ساتھ لوگ زخمی ہوئے (منظور احمد چنیوٹی) کہتا تھا کہ اسلم قریشی کو

مرزا طاہر احمد نے قتل کروا دیا اور اگر وہ زندہ ثابت ہو جائے اور نکل آئے تو بر سر عام میں پھانسی چڑھ جاؤں گا پھر ابھی تک زندہ ہمارے سامنے

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

بنتا ہے۔ اتنا جھوٹا شخص لعنۃ اللہ علی الکاذبین تو بن گئی۔ اس سال چند دن پہلے ایک ملک سے یہ اطلاع ملی ہے جہاں صرف پانچ سو احمدی تھے کہ آج خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ تیرہ ہزار

آٹھ سو کچھ احباب بیعت کر کے باقاعدہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ احسان (جون) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر پی۔ ایس لندن کا قلمبند کردہ نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

آج سے ایک سال پہلے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کی نمائندگی میں جو مباہلے کا چیلنج میں نے دشمنان احمدیت کے سربراہوں اور مکفرین اور مکذبین کے امراء کو دیا تھا، اس پر آج ایک سال گزرتا ہے۔ اس دوران میں جو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے چند کا تذکرہ آج میں کروں گا۔ لیکن

اس سے پہلے کچھ وضاحت کرنی ضروری سمجھتا ہوں

مباہلے کی تاریخ کا آغاز ۱۰ جون سے ہوتا ہے اور ۹ جون کو ایک سال یعنی آج وہ سال پورا ہوتا ہے لیکن اس کے علاوہ بھی کچھ مباہلے اسی دوران پیدا ہوئے ہیں یعنی چونکہ ایک سال کی مدت میں نے مکذبین اور مکفرین کے امراء کو دے رکھی تھی۔ اسی لئے اس سال کے دوران بھی جب انہوں نے قبول کرنے کا اقرار کیا تو میں نے اسے تسلیم کر لیا اس لئے جہاں تک احمدیہ جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ پہ توکل کرتے ہوئے چیلنج دینے کا تعلق ہے ہمارا یہ سال آج پورا ہو رہا ہے جہاں تک دشمنان احمدیت کے اس چیلنج کو قبول کرنے کا تعلق ہے، بعض نے عمومی طور پر اسی وقت قبول کیا اور اخبارات میں اس کا اظہار کیا لیکن ساتھ شرطیں ایسی لگائیں جن کے نتیجے میں ان کے لئے فرار کی راہ کھلی تھی اور یہ کہنے کا موقعہ باقی تھا کہ ہم نے تو یہ کہا تھا کہ فلاں جگہ پہنچو تو مباہلہ ہوگا اور فلاں جگہ پہنچو تو نہیں ہوگا۔

ان مباہلوں کو میں مباہلوں میں شمار نہیں کرتا

لیکن اس کے علاوہ جن لوگوں نے، مثلاً انگلستان کے بعض علماء نے مشارکت زمانی کہہ کر یعنی یہ کہا کہ اگرچہ ایک جگہ ہم اکٹھے نہیں ہو سکتے لیکن زمانے میں مشترک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے فلاں تاریخ کو آپ بھی دعائیں کریں۔ ہم بھی دعائیں کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ مباہلہ ہو جائے گا۔ تو

اس کو میں مباہلہ تسلیم کرتا ہوں،

ان معنوں میں کہ دونوں طرف سے برابر کا مباہلہ ہے اور دونوں کی طرف سے خوب وضاحت کے بعد اس ذمہ داری کو قبول کر لیا گیا ہے۔

اسی طرح ہندوستان میں ابھی چند دن پہلے ایک مباہلہ میری اجازت سے ہوا اور وہ بھی چونکہ اس سال

کے اندر ہوا۔ اس لئے اسے بھی بطور مباہلہ کے ہم تسلیم کر چکے ہیں۔

اور بعد کے آنے والے حالات کا انشاء اللہ تعالیٰ جائزہ لیں گے۔ اس دوران بعض انفرادی واقعات بھی ہوئے ہیں جن کا جماعت کی طرف سے اجتماعی مباہلے سے تعلق نہیں تھا لیکن اس مباہلے کے سائے میں اس سے جرأت اور حوصلہ پا کر بعض احمدیوں نے انفرادی طور پر بعض دوسرے غیر احمدی مخالفین کو چیلنج دیا اور وہ انہوں نے قبول کیا۔ اس کی تاریخ بھی ہم باقاعدہ محفوظ کر رہے ہیں اور بہت سے ایسے نشانات ظاہر ہو چکے ہیں جو حیرت انگیز ہیں، کچھ اور انشاء اللہ ہوں گے۔ اس ... میں بھی علیحدہ بعد ازاں کسی وقت جماعت کو مطلع کروں گا۔ آج جو گفتگو کر رہا ہوں اس کا اس سال کے عمومی حالات سے تعلق ہے اور مباہلے کی دعا سے تعلق ہے۔

مباہلے کی دعا میں، میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس عرصے میں کوئی احمدی نہیں مرے گا اور سارے دشمنان احمدیت مر جائیں گے۔ ایسی لغویات کرنے کی میں جسارت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ یہ خدا کی تقدیر میں دخل دینے والی بات ہے۔

اور مباہلے کے مضمون کو حد سے آگے بڑھانے والی بات ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی دشمن کی موت کی معین خبر دے مباہلے کو معین کرنا ان کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے جیسا کہ میں آپ کے سامنے عبارت پڑھ کر سناؤں گا، آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جو دعا میں نے تجویز کی تھی اور جس کو ملحوظ رکھ کر دشمنوں نے مباہلے کو قبول کیا ہے۔ وہ دعا یہ تھی:۔

دعائے مباہلہ از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو اعلان فرمایا)

اے قادر و توانا۔ عالم الغیب والشہادۃ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے تجھ سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے اس پر دونوں جہانوں کی رحمتیں نازل فرما، اس کی ساری مصیبتیں دور کر۔ اس کی سچائی

کو ساری دنیا پر روشن کر دے۔ اس کو برکت پر برکت دے اور اسے ہر فتنہ اور ہر شر سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے اور اس کی طرف منسوب ہونے والے ہر بڑے اور چھوٹے، مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما تاکہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے۔ اور ان کے اعمال، ان کی خصلتوں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے۔ اور اے خدا! تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے۔ اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس سزا میں مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو۔ اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تاکہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینہ میں رکھتا ہے اور ہر وہ آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں کھڑا ہے۔

(آمین یا رب العالمین)

اس ضمن میں بات کو مزید آگے بڑھانے سے پہلے ایک اور وضاحت بھی ضروری ہے کہ

دعا میں انسان کبھی کوئی کمی نہیں رکھتا۔

اور دعا مانگتے ہوئے خدا تعالیٰ پر حدیں قائم نہیں کیا کرتا۔ اسی لئے جب میں یہ دعا تحریر کر رہا تھا تو باوجود اس کے کہ میرا ذہن بار بار اس طرف گیا کہ ایسی دعا مانگنا کہ ہر احمدی کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ ہر احمدی بچہ، بوڑھا، جوان نیک ہو جائے اور تمام مصیبتیں دور ہو جائیں۔ یہ میں اپنے آپ کو باندھ رہا ہوں اور دشمن کو اعتراض کا موقعہ مہیا کر رہا ہوں اور خدا کی تقدیر کو گویا بظاہر مجبور کر رہا ہوں کہ وہ ہم سے ایسا سلوک کرے جو اس سے پہلے کبھی دنیا میں کسی سے سلوک نہیں ہوا۔ اس کے باوجود میں نے یہ عبارت تحریر کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے مجھ پر یہ بات روشن تھی کہ انبیاء نے دعاؤں میں کنجوسی نہیں کی اور کمی نہیں کی۔ اور خدا نے قبولیت کے وقت اپنی قدرت کا نشان دکھایا ہے، اپنی مالکیت کا ثبوت دیا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا دیکھیں اور خصوصیت سے وہی دعا میرے پیش نظر تھی کہ اپنی اولاد کے لئے قیامت تک کے لئے دعا کی کہ وہ سارے نیک اور پارسا ہوں۔ کوئی بھی ان میں بد نہ نکلے۔ اور پھر ان کو ائمہ بنا۔ ان کے ساتھ یہ سلوک کر اور ان کے ساتھ یہ سلوک فرما۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: لَا یَنَالُ عَہۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ — اے ابراہیم! تو مجھے بہت پیارا ہے! ساری کائنات کا آج تو خلاصہ ہے۔ اور یہ فقرہ میں نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو امت کہہ کر یہی بیان فرمایا کہ تو ایک ہوتے ہوئے بھی امت ہے یعنی اس وقت ساری کائنات کا خلاصہ تو ہے۔ پھر بھی میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ

اسی لئے میں جماعت کو اس سال کے دوران اس

دعا کے باوجود یہ نصیحت کرتا رہا کہ ہوش سے قدم اٹھائیں اگر اس سال میں انہوں نے اپنی برائیاں دور کرنے کی کوشش نہ کی اور بدیوں پر قائم رہے تو خدا کی تقدیر انکو معاف نہیں کرے گی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ چونکہ جماعت کی دعا سب پر حاوی دکھائی دیتی ہے، اس لئے وہ جو چاہیں کریں ان سے کوئی باز پرس نہیں کی جائے گی۔ یہ وجہ تھی جو میں نے دعا میں بظاہر اپنے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ چونکہ میرا توکل خدا پر تھا اور خدا سے دعا مانگ رہا تھا اور سنت انبیاء مجھے یہی دکھا رہی تھی کہ دعا میں کامل ہو جاؤ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فضل جتنا بھی نازل ہو، اس کو خوشی سے قبول کرو اور تسلیم و رضا کے ساتھ اس پر راضی ہو جاؤ۔ پس یہ ہے اس کا پس منظر لیکن جہاں تک حالات کے جدا جدا ہونے کا تعلق ہے یا جدا جدا کر دکھانے کا تعلق ہے، یہ ایک مضمون ہے جس میں کوئی اشتباہ باقی نہیں رہا کرتا اور کوئی اشتباہ باقی نہیں رہا۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اتنی برکتیں اس دور میں نازل ہوئی ہیں کہ دنیا کا ایک بھی ملک ایسا نہیں جہاں احمدیوں کو نمایاں طور پر یہ احساس نہیں ہوا کہ ہاں ہم ایک سنئے وجود کے طور پر ابھر رہے ہیں اور جہاں غیروں نے ان کے پہلے سے بہت بڑھ کر محبت اور تعظیم کا سلوک نہیں کیا اور وہ

ممالک جہاں ان کو کوئی پوچھتا بھی نہیں تھا، وہاں بڑے بڑے لوگوں کی، اخبارات کی، ریڈیوز کی، ٹیلی ویژن کی توجہ ان کی طرف مبذول ہوئی اور حالات پلٹ گئے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے، مشرقی افریقہ سے ایک دوست تشریف لائے جو آج خطبے میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں، قریشی عبدالمنان صاحب۔ وہ اخبارات کے تراشے لائے اور کچھ اصل اخبارات لائے اور مجھے بتایا کہ ہمارے آنے سے قبل یعنی اسی سال جو اس ملک کے حالات تھے۔ جو احمدیوں کی وہاں عزت تھی یا احمدیوں سے لوگوں کو تعارف تھا، کہتے ہیں اس کا حال آپ نے خود ایک جلسہ میں دیکھ لیا تھا، جب ایک بہت ہی معزز اور معروف جج نے، منصف نے آپ کو یہ کہا کہ میں نے تو پہلے احمدیت کا کوئی ذکر نہیں سنا اور

آج یہ حال ہے کہ ملک کا بچہ بچہ احمدیت کو جانتا ہے

اخبارات میں تشہیر ہوئی اور ایسی زبردست، اتنی خوبصورت کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر، خلفاء کی تصاویر نہایت ہی عمدہ رنگ میں ذکر اور بہت بڑے بڑے پوسٹرز کی صورت میں اخبارات میں احمدیت کے متعلق اعلانات شائع ہوئے اور پھر ریڈیو نے بھی وہ باتیں دنیا کو سنائیں اور ٹیلی ویژن نے بھی بلکہ

میں نے جو پیغام دیا تھا وہ بھی پورا پڑھ کر سنایا۔

تو عجیب اللہ کی شان ہے کہ مباہلے کا سال وہی مقرر فرمایا جو جماعت احمدیہ کا نئی صدی میں داخل ہونے کا سال تھا۔

اور اس کے نتیجے میں تمام دنیا میں محض حیرت انگیز تائید کے کرشمے

ہی نہیں دکھائے بلکہ اس کے نتیجے میں احمدیوں کو خاص طور پر اپنی حالت سدھارنے کی طرف متوجہ فرما دیا کیونکہ یہ احساس صدی کے اختتام کے ساتھ ساتھ احمدیوں میں بڑھتا چلا گیا کہ

ہم نے اگلی صدی میں اپنی پہلی برائیوں کے ساتھ داخل نہیں ہونا۔

اور احمدی بڑوں نے بھی اور بچوں نے بھی نہ صرف کوششیں کیں بلکہ مجھے مسلسل دعا کے لئے خط لکھتے رہے کہ ہم نے فیصلے کئے ہیں کہ بعض برائیاں ہیں ان کو لے کر ہم نے اگلی صدی میں ساتھ نہیں لینا۔ بعض ایسی برائیاں ہیں جو ہم پر قابض ہو چکی ہیں، ہماری زندگی کا ساتھ تھیں، ان کو جدا کرنا آسان کام نہیں۔ اس لئے ہم بھی دعا کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں آپ بھی دعا کریں تو مجھے اس سے بار بار یہ محسوس ہوتا رہا کہ یہ عجیب اللہ کی شان ہے کہ اس نے مباہلے کی دعا پہلے سال میں کروا دی جبکہ تمام حالات کا رخ احمدیوں کی اصلاح کی جانب تھا اور وہ اس مباہلے کی کامیابی میں ممد ثابت ہوئے چنانچہ اس سے پہلے سالوں کی ڈاک کا ایک بڑا حصہ کہ جو باہر سے ربوہ جایا کرتے تھے۔ وہ ربوہ کے غم کا اظہار تو کیا کرتے تھے ان کی تکلیف کا بھی، مگر یہ نہیں لکھا کرتے تھے کہ ہم نے ربوہ کی مساجد میں غیر معمولی رونق دیکھی لیکن اب جو بھی جاتا ہے وہ واپس آ کر مجھے یا وہاں سے خط لکھے، وہ یہی لکھتا ہے کہ طبیعت پر سب سے زیادہ اثر اس بات کا پڑتا ہے کہ

ربوہ کی مساجد اس طرح آباد ہیں، اس کثرت سے بھری ہوتی ہیں کہ ہم نے زندگی میں پہلے کبھی یہ نظارے نہیں دیکھے

پس خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کے اندر غیر معمولی اصلاح کی توجہ پیدا ہوئی اور غیر معمولی اصلاح کی توفیق ملی۔

ابھی کچھ دن ہوئے انگلستان کی جماعت کے ہی ایک دوست مجھے ملنے آئے تو ان کو میں نے دیکھا کہ پہلے سے کچھ سوچتے ہوئے تھے میں نے کہا! کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا مجھے ساری زندگی سگریٹ پینے کی عادت تھی میں نے فیصلہ کیا کہ نئی صدی میں سگریٹوں کے ساتھ داخل نہیں ہونا۔ وہ چونکہ چھوڑ بیٹھا ہوں۔ اس لئے اس کے رد عمل کے طور پر مجھے کھانسی کی طرف کچھ رجحان پیدا ہوا ہے لیکن ایسا آہستہ آہستہ میں اس کے اوپر قابو پا رہا ہوں تو ہر شخص نے کچھ نہ کچھ سوچا ہوا تھا اور ہر شخص کو اپنی سوچ اور ہمت اور توفیق کے مطابق اصلاح کی طاقت عطا فرماتا رہا۔ پس

آج ہم بالعموم تمام دنیا کی جماعتوں کی نمائندگی میں یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ مباہلے کے اس سال میں جماعت احمدیہ کے اکثر افراد کو اس توجہ اور غیر معمولی انہماک کے ساتھ اپنی برائیاں چھوڑنے اور نیکیاں اختیار کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اس سے پہلے شاذ کے طور پر ہی کبھی ایسا واقعہ ہوا ہو۔

مختلف وقتوں میں خلفاء کی تحریک پر جماعتیں اصلاح کی طرف متوجہ ہوتی ہیں مگر ایک عالمگیر حیثیت سے کہ تمام دنیا میں ہر ملک میں، ۱۲۰ ممالک میں یہ توجہ بڑی نمایاں شان کے ساتھ بیدار ہوئی ہے اور اس کا گہرا اثر دور دور تک مردوں عورتوں اور بچوں پر پڑا ہے۔ یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور خدا کی غیر معمولی توفیق کے بغیر ہونا ممکن نہیں ہے۔ میں نے کئی دفعہ ان علماء کو چیلنج کیا ہے کہ بجائے اگر تم نیکی کے علمبردار ہو اور واقعی اسلام سے محبت رکھتے ہو تو پاکستان میں ایک شہر کو چن لو۔ چنیوٹ لے لو، فیصل آباد لے لو اور ساری قوت وہاں مجتمع کر لو۔ اور وہاں سے برائیاں دور کرنے کی کوشش کرو۔ یہ مقابلہ ہے۔ یہ مسابقت کی روح ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ پھر دیکھو کہ خدا تمہیں توفیق عطا فرماتا ہے یا ہمیں توفیق عطا فرماتا ہے۔ کہاں یہ کہ ساری دنیا میں، ایک سو بیس (۱۲۰) ممالک میں پھیلی ہوئی ہزارہا بلکہ لاکھوں بستیوں میں پھیلی ہوئی جماعت کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ ہر جگہ خدا اصلاح کے کرشمے دکھائے، اصلاح کے معجزے دکھائے۔

پس خدا کا یہ بہت عظیم الشان احسان ہے مگر میں جماعت احمدیہ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اصل معجزہ اصلاح کا معجزہ ہی ہوا کرتا ہے۔ میں دوسری قسم کے معجزوں کا بھی ذکر کروں گا لیکن آپ یاد رکھیں کہ

دنیا میں صداقت کے ثبوت کے لئے سب سے بڑا معجزہ اصلاح کا معجزہ ہوا کرتا ہے۔

باقی سارے باتیں آنے جانے والی ہیں۔ باقی ساری باتیں وقت کے تماشے ہیں یا ایک وقت میں ایمان افروز باتیں بھی ہیں لیکن ان کی حیثیت ایک وقتی ہے (مسلسل اگلے صفحہ پر دیکھیں)

ولادتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۷ جولائی ۱۹۸۹ء کو مکرم بدرالدین صاحب عباسی صاحب منیجر نظارت نشر و اشاعت پریس قادیان کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "شعیب احمد قمر" تجویز کیا گیا ہے۔ والدین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک وقف نو کے تحت بچے کو وقف کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان کا پوتا اور مکرم محمد اسلم عباسی صاحب صدر جماعت احمدیہ مین پوری کا نواسہ ہے۔ مکرم بدرالدین صاحب عباسی نے اعانت بدر میں مبلغ ۲۵/ روپیہ ادا کئے ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ احمدیہ کا بہترین خادم بنائے آمین۔

۲۔ مورخہ ۹ جون ۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ایم بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مدراس کو بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام قبل از پیدائش حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "ثنا مبین" تجویز فرمایا تھا۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے آمین۔

(ادارہ)

بدر کی توسیع اشاعت آپکا فرض ہے (منیجر بدر)

ایک عارضی حیثیت ہے۔ وہ آتی ہیں دل پر نیک اثر چھوڑ کر چلی جایا کرتی ہیں لیکن نیکیوں کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیشہ الباقیات الصالحات کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ جو نیکیاں آپ نے اختیار کرلیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہ صرف آپ کے وجود کو سنوار گئیں بلکہ آپ نے اپنی نسلوں میں بھی منتقل ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور اگر نسلاً بعد نسلٍ کسی قوم کو نیکیاں اختیار کرنے کی توفیق ملے تو وہ عادتوں کا حصہ بن جایا کرتی ہیں اور پھر وہ ان کے GENES میں یعنی SYMBOLS میں منتقل ہو جاتی ہیں۔ اور خدا نے نظام وراثت کا جو قانون بدن کے اندر جاری فرمایا ہے اس نظام وراثت کا حصہ بن جایا کرتی ہیں۔ اس لئے اس سال کی ان نیکیوں کو اس سال کے آخر پر بھلانا نیکی نہیں ہے بلکہ سارے حاصل کو ضائع کرنے والی بات ہے۔ آپ یہ کوشش کریں کہ ان نیکیوں کو جن کو آپ نے اختیار کیا ہے نہ صرف ان کو صبر کے ساتھ پکڑ بیٹھیں اور ہرگز ضائع نہ ہونے دیں بلکہ ان نیکیوں کا ایک اور فائدہ اٹھائیں کیونکہ کہا جاتا ہے اور تجربہ یہی ہے اور قرآن کریم کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نیکیاں دوسری نیکیوں کو پیدا بھی کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موضوع پر جماعت کو بارہا نصائح فرمائیں اور الفضل میں آجکل عام طور پر جو اقتباسات شائع ہو رہے ہیں، ان میں بھی اسی مضمون سے تعلق رکھنے والا ایک بہت ہی عمدہ اقتباس شائع ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متوجہ فرمایا کہ بدیاں بھی بدیاں پیدا کرتی ہیں۔ نیکیاں بھی نیکیاں پیدا کرتی ہیں۔ بہت کم بدیاں ہیں جو [illegible] ہوں اور بہت کم نیکیاں ہیں جو لاولد ہوں۔ جس طرح انسانوں میں بعض بانجھ ہوتے ہیں اور بعض صاحب اولاد۔ اسی طرح نیکیوں کا حال ہے۔

بعض نیکیاں بڑی صاحب اولاد ہوتی ہیں اور بعض

بدیاں بھی بڑی صاحب اولاد ہوتی ہیں اور

اس کے برعکس نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے آپ نیکیوں کو بڑھانے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ان نیکیوں کی توفیق سے مزید توفیق خدا سے مانگیں کیونکہ اصلاح کا تو کوئی کنارہ نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جس کو روزمرہ کی زندگی میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ مثلاً آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے ملک میں قوموں کے ساتھ بعض مزاج منسلک کر دیئے گئے ہیں کہ یہ میراثی ہے اس میں مزاح ضرور ہوگا۔ یہ فلاں قوم سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس میں فلاں خصلت ہوگی۔ قومی طور پر اسلام کسی کی برتری کو تسلیم نہیں کرتا لیکن بعض قومی عادات ہمارے مشاہدے میں آتی ہیں کہ واقعۃً ان میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک مسلمان بادشاہ کے ساتھ اس کے وزیر نے اسی مضمون پہ گفتگو کی اور بادشاہ اس بات کا قائل نہیں تھا کہ خاندانوں کی بعض عادات ورثے میں آجاتی ہیں اور وزیر اس بات کا قائل تھا کہ ہاں یہ مشاہدہ ہے۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ تجربے کے طور پر انہوں نے اسی زمانے میں جو کبھی وہاں کی حاضر جواب قوم تھی اور مزاح میں مشہور تھی ان کا ایک بچہ شروع ہی سے ماں

باپ سے الگ کر دیا اور بالکل مختلف ماحول میں اس کی پرورش کی۔ جب وہ بڑا ہو گیا اور کچھ ہوشمند ہو تو کھانے پر بیٹھے ہوئے سب کے سالن جو بھی پلیٹوں میں تھے ان پر پلیٹیں اُلٹا کر رکھی ہوئی تھیں تاکہ کوئی مکھی، کوئی اور چیز نہ آپڑے۔ اس کی پلیٹ میں ایک جوتی رکھ دی گئی یہ دیکھنے کے لئے کہ اس کا خود بخود بے اختیار ردّ عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا اس نے ورثے میں واقعی یہ حاضر جوابی کچھ پائی بھی ہے کہ نہیں۔ تو جب سب نے اپنی اپنی پلیٹیں اُلٹائیں۔ اس نے دیکھا کہ پلیٹ پہ جوتی ہے تو بے اختیار رو پڑا۔ انہوں نے پوچھا۔ کیا ہوا ہے۔ کہتا ہے: آپ دو دو اور میرے لئے ایک۔ بڑا ظلم ہے۔ یعنی تم دو دو جوتیاں کھاؤ اور میں ایک صرف۔ تو یہ حاضر جوابی جو ہے وہ اس کے خون میں آچکی تھی۔

آپ کے خون میں نیکیاں آجانی چاہئیں۔ وہ نیکیاں جو ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ کے خاندانوں کا حصہ اور طرّۂ امتیاز بن جائیں۔ وہ احمدیت کا نشان بن جائیں اور امتیازی شان احمدیت کی اُن نیکیوں کے ذریعہ دُنیا میں ظاہر ہونے لگے۔ یہی میری دُعا تھی جو اس دُعا کو خدا نے بڑی شان کے ساتھ بڑے وسیع پیمانے پر قبول فرمایا ہے

لیکن ابھی بہت سفر باقی ہے اور ابھی بہت سی کمزوریاں ایسی ہیں جنہیں ہمیں اپنے وجود سے گرانا ہے اور بہت سی نیکیاں ہیں جنہیں داخل کرنا ہے اور سینے کے ساتھ لگانا ہے۔
اس لئے

میں جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مباہلے کے سال کی برکتوں کو دائمی کرنے کی کوشش کریں۔

اس عرصے میں خصوصاً ان علاقوں میں جو ہماری مخالفت میں پیش پیش رہے ہیں اور ان علماء کے دائروں میں جہاں احمدیت پر بے حد گند اچھالے گئے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں ہر حد اعتدال سے تجاوز کیا گیا اور انتہائی بے باکی سے آپ پر ناپاک حملے کئے گئے۔ اتنی بدیاں پھیلی ہیں اس عرصے میں، اتنی بدامنی ہوئی ہے، اتنے فساد بڑھے ہیں، اس طرح گھر گھر کا گلی گلی کا امن اُٹھ گیا ہے کہ جو پاکستان جاتا ہے، وہ اس بات سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتا اور خوف زدہ ہو کر واپس آتا ہے۔ بعض لوگ مجھے بتاتے ہیں کہ جس پاکستان کو آپ چھوڑ کر آئے تھے اس کا خیال بھول جائیں۔ اب وہاں ایک اور رنگ ہے۔ جہاں درندگی ہے۔ جہاں وحشت ہے۔

جہاں خود غرضی ہے جہاں مستقبل پر اعتماد اُٹھ چکا ہے۔

اور اخبارات میں ایسے واقعات روزمرہ چھپتے رہتے ہیں جن کو پڑھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ وہ ملک جو ساری دنیا میں اپنے اسلام کا ڈنکا بجا رہا ہے اور یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتا کہ ہم اسلام کے مجاہد ہیں۔ ہم اسلام سے محبت کرنے والے ہیں۔ وہاں اس قسم کی بدیاں اس کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہوں۔ یہ جو DRUGS ہیں تو وہ ہاتھ سے بے قابو ہوتی جا رہی ہیں اور دوسری بدیاں ہیں، ان کا حال یہ ہے کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے یہ خبر بھی اخبارات میں شائع ہوئی، جس کی کوئی تردید شائع نہیں ہوئی کہ ستائیسویں رات رمضان المبارک کو، انڈین ایمبیسی کی دعوت پر بہت سے پاکستانی عمائدین تشریف لے گئے اور ساری رات شراب پی کے گزاری۔ یہاں تک کہ بعض کو جس طرح لاشوں کو اٹھا کر ڈھیریوں کے طور پہ منتقل کیا جاتا ہے اس طرح ان کی ڈھیریاں اٹھا اٹھا کر موٹروں میں ڈالی گئیں۔ ان میں یہ بھی طاقت نہیں تھی کہ وہ خود ڈگمگاتے ہوئے قدموں سے چل کر بھی موٹر تک پہنچ سکیں۔

لیکن صرف یہی نہیں۔ بے انتہا دردناک حالات ہیں۔ ان کی تفصیل میں بیان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہ دکھ کی باتیں ہیں اور اس ضمن میں میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ جو دعا تھی اس میں فرق ظاہر کرنے کے لئے مجبوراً یہ بددعا بھی دینی پڑی مگر خدا گواہ ہے کہ ہمیں اس میں کوئی خوشی نہیں۔ صرف ایک تفریق کی خاطر، ایک امتیاز کی خاطر، دشمن کے دکھوں سے تنگ آ کر بعض دفعہ انسان ایسی بات کر دیتا ہے۔ جب میں نے دوبارہ پھر بھی اس کو پڑھا تو ہمیشہ مجھے تکلیف ہوئی اور بعض دفعہ میں نے کہا کاش! یہ میں نے نہ کہا ہوتا۔ صرف ایک طرفہ بات ہی کہہ دیتا۔ اس لئے اس پر آپ خوش نہ ہوں۔ ورنہ یہ خوشی آپ کے دلوں پر زنگ لگائے گی۔

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں برائیاں کسی رنگ میں بھی بڑھیں وہ ہمارے لئے دکھ کا موجب ہونی چاہئیں۔ ہمارے لئے تکلیف کا موجب ہونی چاہئیں۔ اس کے ذمہ دار یہ علماء ہوں یا دیگر محرکات یا واقعات ہوں لیکن ایک سچے اسلام سے محبت کرنے والے کے لئے اس میں خوشی کا کوئی مقام نہیں ہے۔ ہاں استغفار کا مقام ہے۔ پس جہاں تک خدا کی تقدیر کا تعلق ہے۔ اس نے بڑے وسیع پیمانے پر اس مباہلے کو کھول کر رکھ دیا ہے لیکن اس کے علاوہ بعض انفرادی نشانات بھی ظاہر ہوئے ہیں اور وہ ایسے نشانات ہیں، جن کی ضرورت اس لئے پڑتی ہے کہ بعض لوگ ان وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے نشانات کے مطالعہ کی بصیرت نہیں رکھتے۔ ان کی نظر میں یہ توفیق نہیں ہوتی۔ نگاہیں محدود ہوتی ہیں۔ یہ توفیق نہیں ہوتی کہ عالمی حیثیت سے ان نشانات کا مطالعہ کریں اور موازنہ کریں اور اس طرح صداقت اور جھوٹ میں تفریق کر کے دیکھ سکیں۔ پس ان کے لئے خدا تعالیٰ پھر بعض نشانات کی انفرادی جھڑیاں قائم کرتا ہے۔ ایسے لوگ جن پر ان کی نظر ہوتی ہے ان کے ساتھ خاص سلوک کرتا ہے اور وہ سلوک دیکھ کر بعض دفعہ وہ عبرت کا نشان بنتے ہیں۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے وہ ترقی کے لئے ایک نمونہ بن جاتے ہیں کہ ان پر خدا تعالیٰ کی برکتیں عطا کی جاتی ہیں۔

اس پہلو سے سب سے زیادہ اہم ذکر ضیاء الحق صاحب سابق صدر پاکستان اور سابق ڈکٹیٹر پاکستان کا ہے۔

اس کی تفاصیل میں اب زیادہ جانا مناسب نہیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ مباہلے کا چیلنج جس کا دراصل آغاز رمضان مبارک ۱۹۸۸ء ہی میں ہوا تھا۔ غالباً ۶ مئی یا ۷ مئی کو پہلی دفعہ میں نے درس میں اس کا ذکر کیا تھا۔ لیکن چیلنج باقاعدہ ۱۰ جون کے خطبے میں یعنی بروز جمعہ دیا گیا۔ اس کے بعد بار بار مرحوم صدر کو یہ توجہ دلائی جاتی رہی کہ آپ اگر چیلنج قبول کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں، کسی قسم کی خفت محسوس کرتے ہیں اس خیال سے کہ آپ بہت بڑے آدمی ہیں اور میں بالکل بے حیثیت اور ایک حقیر سا انسان ہوں۔ یا جماعت کی آپ کی نظر میں کوئی بھی قدر و قیمت نہیں ہے تو کم سے کم ظلم سے باز آ جائیں۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو میری دعا یہ ہے کہ خدا کی نظر میں یہ مباہلہ قبول سمجھا جائے یعنی خدا کی نظر میں آپ کی حیثیت مباہلہ قبول کرنے کی سمجھی ہو اور پھر خدا کا عذاب آپ پر نازل ہو۔ اس لئے میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں۔ ہاں اگر آپ ان چیزوں سے باز آ جائیں تو آپ کا پیغام نہیں یہی ہوگا کہ میں مباہلہ قبول کرنے کی اہمیت نہیں رکھتا۔ میں مباہلہ قبول کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اس لئے میں اپنے ظلموں سے توبہ کر رہا ہوں۔ ایسی صورت میں ہم یہ دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے۔ آپ کو مزید ہدایت عطا کرے۔

نہ صرف یہ کہ انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہیں کیا بلکہ نواز شریف کیا اور شرارت میں بڑھنا شروع ہو گئے۔

یہاں تک کہ مرنے سے چند دن پہلے ایک مبہم سا ذکر بھی کیا کہ میں عنقریب ایک اور خوشخبری سناؤں گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا خباثت پنپ رہی تھی جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچنے سے پہلے ہی خدا نے نوچ کر پھینک دیا۔ مگر بہر حال وہاں سے جو اطلاعات مل رہی تھیں، ان سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ

انہوں نے مرنے سے کچھ عرصہ پہلے علماء کی جو کانفرنس بلائی تھی جس میں خوشخبری کا یہ وعدہ کیا تھا اس میں احمدیوں کے خلاف کچھ سازشیں ہوئی تھیں اور انہیں پھر مزید قوانین کی صورت میں ڈھال کر احمدیوں کا عرصۂ حیات مزید تنگ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

بہر حال ۱۷ اگست کی رات کو ۱۲ اگست جمعہ کا دن تھا اور اس سے پہلے ہی میں نے ۱۱ اور ۱۲ کی درمیانی رات کو یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اس خطبے میں میں یہ ذکر کروں گا کہ ضیاء الحق صاحب نے عملاً یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ مباہلے کو تخفیف کی نظر سے دیکھتے ہیں حقارت سے دیکھ رہے ہیں اور چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مخالفانہ کوششوں میں بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ضرور ان کو بد انجام تک پہنچائے گا لیکن ابھی رات ہی تھی یہ خبریں آ گئیں کہ

دیکھی ہے (وہ تفصیل آپ جانتے ہیں، صرف خلاصہ اس کا یہ ہے) کہ خدا کے غضب کی چکی جس طرح پہلے دشمن کو پیستی رہی ہے اس طرح لازماً اب بھی چلے گی اور کوئی دنیا کی طاقت اس قانون کو روک نہیں سکتی۔ دشمنوں کے ساتھ خدا کے سلوک کی جو تاریخ آپ قرآن کریم میں پڑھتے ہیں وہ آج بھی دہرائی جائیگی۔ چنانچہ اس رؤیا سے جرأت پاتے ہوئے اور یقینی طور پر اس کی یہی تعبیر سمجھتے ہوئے کہ چونکہ ضیاء صاحب میرے ذہن میں تھے۔ خطبے کا موضوع بننے والے تھے، اس لئے ان کے متعلق ہی ہے۔ میں نے کھل کر آپ کے سامنے ذکر کیا کہ اب یہ شخص خدا کی تقدیر سے بچ نہیں سکتا۔ اور لازماً وہ پکڑا جائے گا (?) ہو گا۔ چنانچہ

دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز نشان دکھایا کہ ۱۲ر تاریخ کو یہ خطبہ ہوا ہے اور ۱۷ر تاریخ کو وہ ایک دھماکے کے ساتھ صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔

بعد ازاں میں نے احمدیوں کی بھیجی ہوئی پرانی رؤیا کے رجسٹر کا مطالعہ کیا اور وہ مضمون بہت ہی دلچسپ ہے۔ وہ انشاء اللہ بعد میں کسی وقت یا بیان کروں گا یا وہ شائع کر دیا جائے گا۔ عبرت انگیز طور پر اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو اسی انجام کے متعلق پہلے ہی باخبر کر دیا تھا۔

ایک خاتون نے لکھا کہ میں نے دیکھا کہ ضیاء صاحب آسمان کی طرف اُٹھتے ہیں اور ایک غبارے کی طرح پھٹ کر تباہ ہو جاتے ہیں۔

اب ایک عام آدمی کے تصور میں تو یہ بات نہیں آتی کہ آسمان کی طرف اُٹھے اور غبارے کی طرح پھٹ کر تباہ ہو جائے اور بالکل ایسا ہی واقع ہوا۔

ایک شخص نے رؤیا میں دیکھا کہ شیخ مبارک احمد صاحب جو آج کل امریکہ میں ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ

ضیاء کا جہاز ہوا میں تباہ ہو جائے گا۔

اور یہ ساری رؤیا ئیں انہوں نے پہلے سے لکھ کر بھیجی ہوئی ہیں۔ ایک شخص نے لکھا کہ

مجھے خدا تعالیٰ نے واضح طور پر خبر دی کہ ۱۹۸۸ء کا سال ضیاء کے انجام کا سال ہے۔

پس اب میں اور بھی رجسٹروں کا مطالعہ کروا رہا ہوں۔ ان کی تاریخیں، کس تاریخ کو خط ملے، کون کون صاحب ہیں مولوے پتہ جات کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے ازدیادِ ایمان کے لئے اور دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنانے کی خاطر انشاء اللہ ان چیزوں کو شائع کر دیا جائے گا۔

اب میں ایک ایسے شخص کا ذکر کرتا ہوں، جس کے انجام کی جماعت احمدیہ انگلستان گواہ ہے۔ اور یہ بھی ایسا انجام ہے جو اتفاقی حادثے کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کا مباہلے سے گہرا تعلق ہے ضمناً میں آپ کو یہ بتلادوں کہ دنیا میں لوگ مرتے ہی رہتے ہیں۔ احمدی بھی فوت ہوتے اس عرصے میں۔ غیر احمدی بھی کثرت کے ساتھ فوت ہوئے۔ سینکڑوں احمدی ہوئے تو لکھو، کہا غیر احمدی کبھی فوت ہوتے۔ نہ کبھی بیٹھ کے سوچا نہ آپ کو سوچنا چاہیئے کہ مباہلے کے نتیجے میں لوگ مر رہے ہیں۔ اس معاملے میں احتیاط ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر جتنا نشان دکھائے، اسی کو قبول کرنا چاہیئے اور اپنی طرف سے نشان بنا بنا کر خدا کی طرف منسوب نہیں کرنے چاہئیں۔ یہ ایک بہت ہی جاہلانہ طریق ہے کہ ہم سوچ سوچ کر آپ ہی کہ خدا نے نشان نہیں دیا، ہم بنا لیتے ہیں۔ جس طرح مولویوں نے کیا کہ خدا نے تو ان کو نہیں مارا، ہم مار دیتے ہیں۔ اس کو تو ہم ایک جہالت کے طور پر رد کرتے ہیں۔ نہایت ہی بے وقوفوں والا طریق ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرنی چاہئیں۔ اتنی بات کریں جس کے متعلق آپ کامل یقین کے ساتھ، شواہد پر قائم ہوتے ہوئے دنیا کو بتا سکیں۔ خود یہ یقین رکھتے ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے۔ پس ان میں سے ایک میں نے چنا ہے۔ اور بھی ہیں جن کا ذکر بعد میں انشاء اللہ تعالیٰ یا کیا جائے گا زبانی یا شائع کیا جائے گا۔

ایک مولوی محمود احمد صاحب میرپوری یہاں ہوا کرتے تھے سیکرٹری جنرل اسلامک شریعت کونسل برطانیہ، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلِ حدیث برطانیہ۔ ایڈیٹر صراطِ مستقیم برمنگھم برطانیہ۔

مباہلے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے یہ اعلان شائع کیا کہ مباہلہ تو یونہی فضول بات ہے۔ لوگ مر بھی جاتے ہیں اور خواہ مخواہ پھر احمدیوں کو عادت ہوتی ہے بتانے کی کہ یہ اس کی وجہ سے مر گیا۔ ضیاء بھی اسی طرح اتفاقاً مرا ہے اور دیکھو تو احمدیوں نے کیا کہنا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے یہ لغو بات ہے اور پھر یہ بھی کہا کہ

مباہلے کا چیلنج دینا تو صرف نبیوں کا کام ہے اور مرزا طاہر احمد کا دعویٰ ہی نبوت کا نہیں۔

اس لئے اس کو مباہلے کا چیلنج دینے کا کیا حق ہے۔ اس کے بعد یہ واقعہ ہوا جو بظاہر حیرت انگیز تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ خدا کی تقدیر ظاہر ہوئی ہے کہ ایک ایسا حادثہ ہوا جس پر [illegible] سب کو تعجب ہے کہ حادثہ ہونا چاہیئے نہیں تھا۔ [illegible] اخبارات میں بڑی دردناک چھپیں اور جب ان کی لاش گھر پہنچ گئی اور ان کے ساتھ ان کے عزیزوں کی (ساس) کیا اور [illegible] کی تو جس جگہ وہ لاش رکھی گئی ہوئی تھی وہ [illegible] کے نیچے گر پڑا اور اس کے نتیجے میں پھر کثرت کے ساتھ لوگ زخمی ہوئے، واویلا پڑ گیا، کہرام مچ گیا۔ تو یہ واقعہ ایسا تھا جس سے مجھے خیال ہوا کہ اس کی تحقیق کرانی چاہیئے کہ اگر ایک شخص مباہلے کو قبول کرنے سے انکار کر رہا ہے تو اس کے اوپر خدا تعالیٰ کیوں ایک دم ایسا غضبناک ہوا۔ اس کے لئے کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ اس کی تحقیق ہونی چاہیئے۔

چنانچہ جب میں نے تحقیق کی تو ایک عبرت انگیز بات یہ معلوم ہوئی انہی مولوی صاحب نے ۷ر مارچ ۱۹۸۵ء کو مجھے

چیلنج دیا تھا اور وہ چیلنج چھپا ہوا روزنامہ جنگ میں موجود ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ نبوت کے دعوے کے سوا کوئی چیلنج دے ہی نہیں سکتا۔ وہ شخص جو کہتا ہے کہ یہ بہانہ خوریاں ہیں اور یہ کوئی نشان نہیں۔ وہ اس سے پہلے مجھے چیلنج دے چکا تھا۔ پس جب میں نے وہ چیلنج دیا۔ معًا دونوں فریق بنیں اس کی مقبولیت آ گئی کیونکہ وہ پہلے چیلنج دے چکا تھا اور اس میں ذکر کرتا ہے کہ جب وہ قبول کرے گا تو اسی وقت مباہلہ ہو جائے گا۔ پس یہ وجہ تھی۔ خدا کی تقدیر یونہی بے وجہ کوئی کام نہیں کیا کرتی۔ اب اس پس منظر میں ان کا یہ چیلنج پڑھ کر میں آپ کو سناتا ہوں۔ اسی سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ کس طرح خدا کی تقدیر بار یک نظر سے تفصیل فرماتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

”وہ کہتے ہیں مرزا طاہر احمد کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ اس بات پر مباہلہ کریں کہ مرزا غلام احمد سچا نبی تھا یا جھوٹا۔ ہمارا دعویٰ اور ایمان ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور کذاب ہو گا۔ وہ حضرات جو کسی لالچ اور طمع کی بنا پر قادیانیت قبول کر لیتے ہیں۔ انہیں قربانی کا بکرا بنانے کی بجائے مرزا صاحب سامنے آ جائیں تا کہ ایک ہی بار فیصلہ ہو جائے۔“

یہ ۷ر مارچ ۱۹۸۵ء کو ان کا چیلنج شائع ہوا تھا اور قطعاً میرے علم میں نہیں تھا لیکن جب میں نے تحقیق کروائی اور اس وجہ سے کروائی کہ جس قسم کے واقعات ہیں۔ یہ کوئی اتفاقی حادثات نظر ہی نہیں آتے۔ صاف پتہ چل رہا ہے کہ یہ مباہلے کا کوئی اثر ہے۔ تب پتہ چلا کہ وہ اس بدبختی کی وجہ سے مارا گیا ہے۔ اور مجھے کہتا ہے کہ جماعت کو قربانی کا بکرا نہ بناؤ۔ خود کیوں نہیں قربانی کا بکرا بنتے تاکہ ایک دفعہ قصّہ پاک ہو جائے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس کو قربانی کا بکرا بنا دیا اور وہ قصّہ ہمیشہ کے لئے پاک کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر اس کی یہ ہلاکت ہمیشہ کے لئے مہر تصدیق بن کر ثبت ہو چکی ہے۔ کوئی طاقت اب دنیا میں نہیں جو اس صداقت کی گواہی کو مٹا سکے۔

دوسرے حوالے جن سے مجھے تعجب ہوا تھا جس میں اس نے انکار کیا ہوا ہے۔ وہ ہیں ”صراط مستقیم“ برمنگھم۔ جولائی ۱۹۸۸ء اس میں لکھتا ہے:۔

”اس لئے اب مرزا طاہر احمد کو مرزا صاحب کی نمائندگی کرنے یا فریق بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا وہ اپنے اعلان یا دعا کے انجام سے دوچار ہو چکا ہے۔“

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب پر اس نے تلبیس کی تھی یعنی تکذیب کی خاطر حق کی تلبیس کی تھی اور حق کو چھپایا تھا اور پہلے خود چیلنج دے بیٹھا تھا۔ اس لئے خدا کی سزا سے بچ نہیں سکا۔ ہاں! اسی میں ایک اور بات یہ لکھی۔

”جہاں تک مباہلہ کا تعلق ہے۔ وہ تو نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہی دے سکتا ہے“ تو گویا پہلے مباہلہ کا جب چیلنج دیا تھا تو وہ اس وقت نبوت کا دعویٰ کر رہے تھے اور جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے والا ویسے ہی ہلاک ہو جایا کرتا ہے۔

۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو کار کے اس حادثہ کی خبر چھپی ہے۔ واقعۃً یہ بھی ایک دردناک خبر ہے۔ اس پر ہمیں خوشی نہیں ہے۔ بجر برمنگھم کے ڈیلی نیوز (DAILY NEWS) میں جو واقعہ شائع ہوا ہے۔ غمزدہ بیوہ کو ایک اور حادثہ سے دوچار ہونا پڑا۔ اور اس طرح سوگواروں کا ہجوم کا ہجوم تہہ خانے میں جا پڑا۔ (یہ انگریزی اخبار میں شائع ہوا ہے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے) اور پھر اس سے قریبًا ۲۵ کے قریب زخمی ہوئے اور واویلا پڑ گیا۔

اس پر ہمیں کوئی خوشی نہیں۔ حقیقت ہے۔ اللہ [illegible] جانتا ہے کہ یہ ایک تکلیف دہ واقعہ ہے اور کسی کی تکلیف پر مومن خوش نہیں ہوا کرتا لیکن خدا کے نشان پر ضرور خوش ہوا کرتا ہے

اب میں آپ کے سامنے ایک دوسرے شخص کا ذکر کرتا ہوں جو دریدہ دہنی میں آج اپنی مثال آپ ہے۔ اور ان صاحب کا نام ہے منظور احمد چنیوٹی۔

انہوں نے ایک اعلان مباہلے کے جواب میں شائع کیا اور ۳۰ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو اخبار جنگ لندن میں یہ سرخی لگی:

اگلے سال پندرہ ستمبر تک میں تو ہوں گا
قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔
(مولانا منظور احمد چنیوٹی کا جوابی چیلنج)

جب یہ بات شائع ہوئی تو اس کے جواب میں میں نے ایک خطبہ میں اس کا ذکر کیا۔ اور میں نے کہا: منظور چنیوٹی صاحب ہمیشہ بہانے سے کسی نہ کسی طرح اپنے فرار کی راہ اختیار کر لیا کرتے تھے۔ اب قابو آ گئے ہیں۔ کھلم کھلا انہوں نے یہ کہہ دیا اور اعلان یہ کیا کہ جماعت احمدیہ نہیں رہے گی اور اس اعلان کی مماثلت کے طور پر مجھے لیکھرام یاد آیا اور اس کا بھی میں نے ذکر کیا کہ اس نے بھی اسی قسم کا ایک اعلان کیا تھا کہ مرزا صاحب تو جھوٹے نکلیں گے اور میں اس طرح سچا نکلوں گا کہ جس عرصے میں کہتے ہیں کہ میرے مٹنے والا ہوں۔ جماعت

احمدیہ صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گی۔ تو میں نے کہا: ایک وہ لیکھرام تھا ایک لیکھرام آج پیدا ہؤا ہے جس نے یہ چیلنج کیا ہے۔

اس کے نتیجے میں ان کو بعد میں بڑی سخت گھبراہٹ ہوئی کہ یہ تو میں ایسا چیلنج کر بیٹھا ہوں کہ جو بظاہر پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا تو انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں شاید یا ویسے ہی کسی جگہ اعلان کیا اور روزنامہ جنگ لاہور میں ۳۰ جنوری ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں)۔

”منظور احمد چنیوٹی نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے
۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء تک صرف مرزا طاہر احمد کے
ختم ہو جانے کی بات کی تھی ساری جماعتِ
احمدیہ کی نہیں۔“

چلیں! ایک یہ بھی وقت کہ اوپر ان کو توبہ کی، وضاحت کی توفیق مل گئی اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ منظور احمد چنیوٹی کے ساتھ خدا کا جو سلوک ہؤا اور ان کے متعلق جو میں نے کہا تھا وہ کیا تھا؟ انہوں نے بعد میں بہت واویلا کیا کہ

جماعتِ احمدیہ کے امام نے

میرے متعلق قتل کی پیشگوئی کی ہے اور جس طرح انہوں نے ضیاء کو قتل کروایا ہے اس طرح میرے قتل پہ بھی درپے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے خطبات میں اعلان کیا کہ میں اس کا نوٹس صدرِ پاکستان کو بھی دے چکا ہوں پرائم منسٹر کو بھی دے چکا ہوں باقی پولیس کے سب افسران کو بھی دے چکا ہوں کہ اگر میں قتل ہؤا تو میرا قاتل مرزا طاہر احمد ہوگا کیونکہ اس نے یہ اعلان کرا دیا ہے یعنی مباہلہ تو جھوٹ اور سچ پر تھا اور جواب میں جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ وہ بھی کھلا کھلا اور "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" یہ بھی کہا کہ میری کف میں ان کی وہ کیسٹ ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا اور آپ سب سن چکے ہیں اس خطبے کو اس میں ہرگز یہ اعلان نہیں کیا گیا تھا۔

کھلم کھلا جھوٹ

وہ اعلان کیا تھا میں آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں اور پھر دیکھیں آپ کہ خدا تعالیٰ نے وہ باتیں سچی کر دکھائیں یا نہیں جو ان کے متعلق میں نے کہی تھیں۔ میں نے یہ کہا تھا کہ "یہ مولوی لازماً اب اپنی ذلت اور رسوائی کو پہنچنے والا ہے (یہ ہے پیشگوئی۔ یہ مولوی لازماً اب اپنی ذلت اور رسوائی کو پہنچنے والا ہے) کوئی دنیا کی طاقت اب اس کو اس ذلت اور رسوائی سے بچا نہیں سکتی جو خدا تعالیٰ نے مباہلہ میں جھوٹ بولنے والے باغیوں کے لئے مقدر کر چکا ہے اور لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کے اثر سے اور اس کی پکڑ سے اب کوئی دنیا کی طاقت اسے بچا نہیں سکتی۔ پس انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ ہر زندگی کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر زندہ ہو چکی ہے۔

اگر مولوی منظور چنیوٹی زندہ رہا

(یہ الفاظ ہیں) تو ایک ملک بھی اس کو ایسا دکھائی نہیں دے گا جس میں احمدیت مر گئی ہو۔ اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت از سرِ نو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے اور کثرت کے ساتھ مُردوں کو زندہ کر رہی ہے پس ایک وہ اعلان تھا جو منظور چنیوٹی نے کیا تھا ایک یہ اعلان ہے جو میں آج آپ کے سامنے کر رہا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے خدا کی خدائی میں) یہ بات ممکن نہیں ہے کہ منظور چنیوٹی سچا ثابت ہو اور میں جھوٹا نکلوں۔ منظور چنیوٹی جن خیالات اور عقائد کا قائل ہے وہ سچے ثابت ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عقائد ہمیں عطا فرمائے ہیں آپ اور ہم جن کے علمبردار ہیں یہ عقائد جھوٹے ثابت ہوں (یہ ممکن نہیں) اس لئے یہ شخص بڑی شوخیاں دکھاتا رہا اور جگہ جگہ بھاگتا رہا اب اس کی فرار کی کوئی راہ اس کے کام نہیں آئے گی اور خدا کی تقدیر اس کے فرار کی ہر راہ بند کر دے گی۔ اور اس کی ذلت اور رسوائی دیکھنا آپ کے مقدر میں لکھا گیا ہے انشاء اللہ۔

(خطبہ جمعہ ۲۵-۱۱-۸۸)

اس کے بعد جو واقعات رونما ہوئے روزنامہ ملت ۶ ۳/۸۹ لنڈن میں یہ خبر شائع ہوئی:-

”پنجاب اسمبلی میں بحث کے دوران خواجہ یوسف نے کہا کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی کے موقعہ پر دعویٰ کیا تھا کہ وہ بازیاب ہوئے تو میں پھانسی چڑھ جاؤں گا۔“

ایک اور نشان کی طرف بھی اشارہ کر دیا ایک غیر احمدی اسمبلی کے ممبر نے۔ اب خدا نے یہ بات اس کے دل میں ڈالی ورنہ کسی کو اس ماحول میں کیسے جرأت ہوئی کہ احمدیوں کی تائید میں ایسی بات اتنی جرأت سے کرے کہتا ہے کہ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ بازیاب ہوئے تو میں پھانسی پر چڑھ جاؤں گا لیکن وہ اس دعویٰ پر پورا نہ اترے اس لئے زیرِ بحث معاملہ پر بھی ان کے دعویٰ کو تسلیم کرنا مشکل ہے۔“

یہ زیرِ بحث معاملہ کیا تھا۔ سنئے! وہ کہتے ہیں:-

”قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے ایک من گھڑت خبر کو بنیاد بنا کر اپنے خطبہ جمعہ میں تقریر کرتے ہوئے ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء سے قبل میرے قتل کی پیشگوئی کی ہے اور میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں“۔

آپ جانتے ہیں کہ یہ ہے تو جھوٹا ہی لیکن خدا نے اسمبلی کے ممبر سے اس کا جھوٹ ہونا ثابت کروایا حالانکہ ان کو علم نہیں تھا کہ یہ جھوٹ ہے لیکن اس نے کتنا عمدہ استدلال کیا ہے کہ یہ شخص اتنا جھوٹا ہے کہ یہ کہتا ہے کہ اسلم قریشی کو مرزا طاہر احمد نے قتل کروا دیا اور اگر وہ زندہ ثابت ہو جائے اور نکل آئے دوبارہ تو بر سرِ عام میں پھانسی چڑھ جاؤں گا پھر ابھی تک زندہ ہمارے سامنے بیٹھا ہے اتنا جھوٹا شخص اس کا بھلا اعتبار کیا جا سکتا ہے؟ تو لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین تو پڑ گئی۔

پھر ان کے متعلق

ایک مولوی صاحب نے بیان دیا

علامہ سید زبیر شاہ صاحب بخاری ۲۹ اپریل ۱۹۸۹ء کو انگلی طرف سے مساوات میں یہ اعلان شائع ہؤا کہ

”منظور چنیوٹی عملاً اسمبلی کی رکنیت کھو چکے ہیں۔ اب وہ صرف چنیوٹ کے کھال فروش قصاب کے سوا کچھ نہیں ہیں۔“

جو اپنی عزتوں کے اتنے دعوے کیا کرتا تھا کہ میں سارے پاکستان کا مولوی ہوں اور درباروں تک میری رسائی ہے اس کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے پھر جو کہتا تھا کہ میں حملہ کراؤں گا خود اس کو تسلیم ہے کہ میں نے نہیں کروایا مگر خدا کی تقدیر نے حملہ ضرور کروا دیا اس پر اور روزنامہ جنگ لاہور ۲۲ نومبر ۱۹۸۸ء (۲۳ نومبر یہ بھی بعد کی ہے) کی خبر ہے

”منظور چنیوٹی پر قاتلانہ حملہ۔ بیٹا اور بھتیجا زخمی۔ مولانا کے ادارے دعوت و ارشاد پر مخالفین کی فائرنگ اور چنیوٹی کے لڑکے ثناء اللہ اور بھتیجے امیر حمزہ کو دو نامعلوم ملزم کے حامیوں نے کافی مارا پیٹا۔“

کسی کے ذہن میں کوئی اشتباہ بھی بیٹھا نہیں ہؤا نہ کوئی مقدمہ میرے خلاف درج کرانے کی اس کو توفیق ملی اور جو اس کے متعلق

بات نکلی تھی وہ خدا نے اس طرح پوری کی کہ اس کو جھوٹا کرتے ہوئے پوری کی اس کو سچا کرتے ہوئے نہیں کہ قتل کا ارادہ تو ہوا قتل کی کوشش بھی کی گئی لیکن میں نے نہیں کروائی خدا نے وہیں بعض لوگوں سے یہ کوشش کروائی۔

جنگ لندن ۲۲ر دسمبر کو یہ خبر ایک اسمبلی کی روئیداد کے متعلق شائع ہوئی ایک صاحب نے یہ اعلان کیا (یہ بھی پنجاب اسمبلی کے اندر ہونے والا واقعہ ہے) وہاں ایک ممبر نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ۔

"مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں انہیں بے گناہ طور پر پکڑا گیا تھا اور انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا اس پر اپوزیشن کے رکن منظور الحسن ڈار نے کہا کہ میں ان کا ہمسایہ ہوں یہ اخلاقی جرم میں اندر گئے تھے"۔

یہ اسمبلی کی گواہی۔ مہر لگ گئی اس کے اوپر۔ ہنگامی اجلاس چنیوٹ بار ایسوسی ایشن روزنامہ حیدر (راولپنڈی) ۱۳ر جنوری ۱۹۸۹ء

"منظور چنیوٹی اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں اور انہوں نے ایک جھوٹا مقدمہ درج کرایا ہے۔ مقامی انتظامیہ اور پولیس منظور چنیوٹی کی نازیبا الفاظ پر مبنی تقاریر سے خوفزدہ ہو کر جان بوجھ کر بے گناہ لوگوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کر رہی ہے"۔

متفقہ قرارداد بار ایسوسی ایشن چنیوٹ۔ یعنی جس جگہ کے ہیں اور فخر کے ساتھ جس کے نمائندہ بنتے ہیں وہاں کی

بار ایسوسی ایشن

کی متفقہ قرارداد ہے۔

"منظور چنیوٹی اور اس کے بیٹے کے خلاف ۲۹۸ سی ت پ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے اور منظور چنیوٹی کو تحفظ امن عامہ کے تحت

فوری طور پر گرفتار کیا جائے"۔

جہاں تک عمومی طور پر ان علماء کا تعلق ہے جو بڑے کر و فر کے ساتھ انتخابات میں حصہ لے رہے تھے اور ایسے ایسے مقامات سے حصہ لے رہے تھے جہاں تاریخی طور پر وہ پہلے منتخب ہوتے چلے آئے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ مقامات ان کی جاگیریں ہیں مثلاً کراچی۔ حیدرآباد اور بہت سے ایسے مقامات ہیں کہ جہاں پاکستان کے بننے کے بعد مسلسل مولویوں کا اثر بڑھتا رہا اور بعض ایسی سیٹیں تھیں جن پر وہ ہمیشہ سے قابض ہوئے چلے آرہے تھے انتخابات کے بعد روزنامہ حیدر (راولپنڈی) ۲۷ر نومبر ۱۹۸۸ء کو یہ خبر شائع ہوئی:

"پاکستان کے عام انتخابات میں مولویوں کی اکثریت کی ناکامی انجمن سادات جعفریہ اسلام آباد کے سیکرٹری نشر و اشاعت ملک اختر جعفری اور جنرل سیکرٹری سید نقی حسین کاظمی نے عام انتخابات میں مذہبی سیاستدانوں کی شکست فاش کو

ضیاء ازم کے خاتمے

کی طرف ایک بڑی پیش قدمی قرار دیا ہے"۔

(کچھ اقتباسات میں نے چنے تھے وہ پیش کرنا بھول گئے ہیں بعد میں کبھی سہی وہ انڈر وغیرہ کی خبریں تھیں جس میں تبصرہ کیا گیا تھا کہ ان انتخابات میں کیا ہوا ہے اور ضیاء ازم کے متعلق کہا گیا تھا کہ ۳ مہینے کے اندر اندر ضیاء کا نام و نشان مٹ گیا ہے وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہے ...)

تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مباہلے کا جو پہلا راؤنڈ ہے یعنی وہ سال جو آج ختم ہو رہا ہے اور وہ چیلنج جو ہم نے دیا تھا وہ عظیم الشان کامیابی کے ساتھ روز روشن کی طرح ظاہر ہو کر

تمام دنیا پر احمدیت کی سچائی کو روشن کر رہا ہے

اس سچائی کے نور کو بڑھانے میں آپ نے بھی کچھ کام کرنا ہے اور وہ ہے آپ کی نیکی، آپ کا تقویٰ آپ کی دعائیں۔ یہ وہ سورج نہیں ہے جو نکلنے کے بعد پھر ایک وقت کے بعد مدھم پڑا کرتے ہیں۔ جو سچائی کے نشان کے طور پر خدا کی طرف سے سورج ابھرا کرتے ہیں وقت کے ساتھ ان کی روشنی بڑھتی رہتی ہے اور ان کا نور پھیلتا چلا جاتا ہے وہ نشانات جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں کور باطن دشمن نزدیک سے نہیں دیکھ سکتے تھے اور جن کی شہرت زیادہ سے زیادہ مکہ کے اردگرد تک پہنچی تھی آج دنیا کے کناروں تک وہ شہرت پا چکے ہیں اور دنیا کی عظیم قوموں تک بھی وہ نشان اپنی روشنی پہنچا رہے ہیں اور دن بدن اپنی چمک میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

اس لئے مباہلے کا جو یہ نشان ہے یہ آج اور کل تک کا نشان نہیں نہ پرسوں تک کا نشان ہے۔ یہ ہمیشہ ہمیش کا ایک نشان ہے جس کی روشنی بڑھ سکتی ہے اور اس کا احمدیت کے کردار سے گہرا تعلق ہے۔ پس اپنے کردار کو جتنا روشن کریں گے، اپنے سینے کو جتنا منور کریں گے اتنا ہی احمدیت کی صداقت کا سورج روشن تر ہوتا چلا جائے گا۔ پس

میری آپ سے یہی اپیل ہے کہ

خدا کا شکر بھی کثرت سے کریں اس نے ہم پر بے انتہا فضل نازل فرمائے بے انتہا برکتیں دیں جماعت کو اتنی ترقی دی اور جماعت کی تاریخ میں ایسے ایسے دن آئے جن کی کوئی مثال اس سے پہلے نظر نہیں آتی۔ مثلاً اسی سال چند دن پہلے ایک ملک سے یہ اطلاع ملی جہاں صرف ۵۰۰ احمدی تھے کہ آج خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ۱۳۰۰۰ ہزار ۸ سو کچھ احباب بیعت کر کے باقاعدہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اس سے پہلے دس ہزار تک کی خبر تو ہم نے غالباً پرانے زمانے میں کہیں سنی ہوئی تھی لیکن وہ بھی اس قسم کی تھی کہ ایک قبیلہ میں جا کر اعلان کیا اور اندازہ لگایا کہ وہ دس ہزار ہوگا لیکن یہ کہ دس ہزار افراد باقاعدہ گنتی کے؟ پوری گنتی بتائی گئی ہے کہ تیرہ ہزار آٹھ سو افراد جماعت میں داخل ہوئے ہیں اور ہر طرف یہی نظارہ ہے خدیجہ نذیر صاحبہ جن کو میں نے بیعتوں کے اوپر مقرر کیا ہے وہ جب آتی ہیں بشاشت سے ان کا چہرہ کھل اٹھا ہے کہتی ہیں اب تک خدا کے فضل سے وہ دگنا ہونے کا جو آپ نے کہا تھا خدا تعالیٰ پورا کر کے دکھا رہا ہے پچھلے سال اگر ۱۴ ہزار تھیں تو آج ۲۸ ہزار ہو چکی ہیں اور کل کی ۵۰ ہزار ہونے کی توقعات ابھی سے بڑی نمایاں نظر آرہی ہیں تو اس طرح خدا تعالیٰ نے اس سال جماعت پر کثرت سے فضل نازل فرمائے ہیں اور بعض ایسے ممالک میں جماعت کو از سر نو زندہ کیا ہے جہاں ہمارا کوئی اختیار نہیں تھا۔

میں نے اس مباہلے کی دعا میں منظور چنیوٹی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ جماعت مرنے کی بجائے بعض ملکوں میں از سر نو زندہ ہو جائے گی چنانچہ چین ایک ایسا ملک ہے جہاں خدا کے فضل سے پچھلے چند دنوں میں از سر نو جماعت زندہ ہوئی ہے اور نہ صرف یہ کہ چین میں کئی جگہ جماعت قائم ہوئی ہے بلکہ چین سے باہر جو بعض علماء نکلے تھے انہوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا ہے اور مجھے ان کے خط موصول ہوئے ہیں کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم واپس جائیں گے تو احمدیت کا بڑے زور سے پرچار کریں گے اور وہ اپنے علاقوں کے بڑے لوگ ہیں عجیب اتفاق ہے اور یہ اتفاق نہیں، یہ خدا کی تقدیر ہے کہ ہمارے عثمان چینی صاحب کے خسر چند دن ہوئے چین سے آئے وہ اپنے علاقہ کے بڑے عالم ہیں

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

ہجرت ۱۳۶۸ ہش تا ۳۰ احسان ۱۳۷۱ ہش
مطابق مئی ۱۹۸۹ء تا جون ۱۹۹۲ء

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو مناسب رنگ میں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان

جماعتِ احمدیہ موائی پوژہ

عہدہ — نام عہدیدار
صدر : مکرم وی این شیخ محی الدین صاحب
سیکرٹری مال : " شیخ عبد اللہ صاحب
تبلیغ وتربیت : " وی۔ این شمس الدین صاحب

جماعت احمدیہ کالیکنی

صدر — مکرم سی محمد کویا صاحب
سیکرٹری مال — " ایم عبد الرحیم پوکویا صاحب
جنرل سیکرٹری — " کے کے قاسم کویا حاجی صاحب
سیکرٹری بکل — " سی جی ناصر احمد کویا صاحب
" تبلیغ — " ایم کے حنیفہ کویا حاجی صاحب
" تحریک جدید — " کے آئی نور الدین صاحب

جماعت احمدیہ پلی پورم

صدر — مکرم پی محمد کٹی حاجی صاحب
سیکرٹری مال — " وی پی محی الدین صاحب
" تبلیغ وتربیت و وقف جدید — مکرم سید زکی سالم صاحب

جماعت احمدیہ کھنگا سکھو

صدر — مکرم باری خاں صاحب
سیکرٹری مال — " حفیظ احمد صاحب
" تبلیغ — " شکیل احمد صاحب
" امور عامہ — " حلیم خاں صاحب
" ضیافت — " قیصر خان صاحب

جماعت احمدیہ پیر گنج نیپال

(منظوری حضور ایدہ اللہ)

صدر — مکرم محمود عالم صاحب
سیکرٹری مال — " مزمل احمد صاحب
نائب صدر — " محمد اکبر صاحب
نائب سیکرٹری مال — " اختر الرسول صاحب

جماعت احمدیہ کالیکٹ

صدر — مکرم اے پی شہابول صاحب
نائب صدر — " ایم ایم کویا صاحب
جنرل سیکرٹری — " پی احمد سعید صاحب
سیکرٹری تبلیغ وتربیت — مکرم کے عبد الرزاق صاحب

سیکرٹری تعلیم — مکرم کے محمد جلال الدین صاحب
" امور عامہ وخارجہ — مکرم ایم علی کویا صاحب
" مال — " ایم پی کویائی صاحب
" ضیافت — " الیس محمد سلیم صاحب
" جائیداد — " کے سی ابوبکر صاحب
" تحریک جدید — " اے نوفیر صاحب
" وقف جدید — " اے ایم محمد سلیم صاحب
آڈیٹر — " وی قادری کویا صاحب
محاسب — " سی پی عبد اللہ کویا صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ — " ایم کے اینبی کویائی صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری تبلیغ وتربیت — مکرم کے ٹی منصور احمد صاحب
" سیکرٹری مال — مکرم سی پی عبد اللہ کویا صاحب
سیکرٹری لوکل فنڈ — " آئی منشی مبارک احمد صاحب

جماعتِ احمدیہ ارناکلم

صدر — مکرم حکیم صاحب
نائب صدر — " ٹی ایم حیدر روز صاحب
جنرل سیکرٹری — " ایم ایم عبد الرحیم صاحب
سیکرٹری مال — " پی کے محمد ناصر صاحب
" تبلیغ وتربیت — " عبد الرحمٰن صاحب
ایڈیشنل تبلیغ وتربیت — " منوچہر ہل یوسف صادق صاحب
آڈیٹر — مکرم یوسف انور صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید — مکرم سی اے محمد صاحب
" ضیافت — " کے عبد اللہ صاحب
" رشتہ ناطہ — " پی کے عبد کنجو صاحب

جماعتِ احمدیہ میلاپالیم

صدر — مکرم اے پی وانی عبد القادر صاحب
جنرل سیکرٹری — " الیس ایچ ابوبکر صاحب
سیکرٹری مال — " شمس الدین علی صاحب
" ضیافت — " الیس آئی حسن ابوبکر صاحب
" تبلیغ وتربیت — " ایم پی جمال الدین صاحب
ایڈیشنل تبلیغ وتربیت — مکرم الیس منصور الاسلام صاحب
سیکرٹری امور عامہ — مکرم کے عبد الرحمٰن صاحب

آڈیٹر — مکرم کے اے عبد الرزاق صاحب

جماعتِ احمدیہ تیلی چیری

صدر — مکرم وی محمد صاحب
سیکرٹری مال — " وی اے بشیر صاحب
" تبلیغ — " اے پی ایم شرف الدین صاحب

جماعتِ احمدیہ چھوٹا اُنا

صدر — مکرم شیخ نصیر الدین صاحب
سیکرٹری مال — " مظہر الحق صاحب
" تبلیغ — " وارث علی صاحب
" تعلیم وتربیت — مکرم عبد الوہاب صاحب
" ضیافت — " امین الانبیاء صاحب

جماعتِ احمدیہ دیوگھر

صدر — مکرم حیدر علی صاحب ایڈووکیٹ

سیکرٹری مال — " اختر علی صاحب
" تبلیغ — " مشرق علی صاحب
" ضیافت — " سید وحید صاحب

جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ

صدر — مکرم سید عبد السلام صاحب
نائب صدر — " سید عبد القادر سیف الدین صاحب
سیکرٹری مال تحریک جدید وقف جدید — مکرم میر عبد الرحیم صاحب
" امور عامہ وخارجہ — مکرم عبد العلیم خان صاحب
" تعلیم وتربیت وتبلیغ — مکرم سید عبد القادر سیف الدین صاحب
" ضیافت — " شیخ عمر علی صاحب
آڈیٹر — " سید دلستانی احمد صاحب

خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ ۱

اور وہاں کی پروونشل (PROVINCIAL) اسمبلی کے ممبر ہیں اور جماعت کے بڑے سخت مخالف ان کی بیٹی مخلص احمدی ہو گئی لیکن خود مخالف جب یہاں تشریف لائے تو بیٹی ساتھ آگئی تھی ان کی منت سے میرے پاس آکر قریباً رونے والی ہو گئی باپ کو ساتھ لے کے آئی کہ ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ میں کیا کروں؟ آپ خدا کے لئے میرے لئے دعا کریں۔ میں تو بہت پریشانی میں مبتلا ہو گئی ہوں میں سمجھانے کی کوشش کرتی ہوں بات ان کے پلے ہی نہیں پڑتی تو ان کو میں نے کچھ سمجھایا کچھ دعا کی اور عثمان چینی صاحب کو بھی بلا لیا کہ بقیہ کسر وہ پوری کریں۔ چنانچہ عجیب اتفاق ہے میں اتفاق کہہ دیتا ہوں مگر اس کو خدا کی تقدیر ہے کہنا چاہیئے — ان دنوں میں ایک دوست میرے پاس تشریف لائے۔ وہ لاہور سے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھی ہے کہ دوسرے ملکوں سے بعض علماء بڑے دور دور سے آپ کے پاس آرہے ہیں (اور غالباً چین کا بھی اس میں ذکر تھا۔ میں چیک کرنے بعد میں بتاؤں گا) اور وہ ایسے علماء ہیں جو اپنے علاقہ پر بڑا اثر رکھتے ہیں اور آپ کے پاس چند دن ٹھہر کے احمدیت قبول کر کے واپس چلے جاتے ہیں اور ان علاقوں میں پھر آگے احمدیت کے چرچے چل پڑتے ہیں۔

تو میں نے اُن کو کہا کہ ایک عالم تو آجکل یہاں پہنچا ہوا ہے۔ اب دیکھیں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے سارے شکوک صاف ہوئے انہوں نے بیعت کی آکے مجھے دعا کے لئے تاکید کی اور یہ وعدہ کیا کہ آپ دیکھیں گے کہ میں اپنے وعدہ پر پورا اُترنے والا انسان ہوں۔ میں جا کر اپنی ساری کوشش صرف کروں گا کہ وہ سارا علاقہ عنقریب احمدیت کے نور سے منور ہو جائے تو یہ بھی

مباہلے کا ایک پھل

ہے۔ میں نے کہا تھا کہ اگلی صدیاں اس کے پھل پائیں گی ان شاء اللہ لیکن چین میں احمدیت جو از سرِ نو زندہ ہوئی ہے اس کا پھل تو اگلی صدیاں کیا دنیا قیامت تک پیتی رہیں گی لوگ کھاتے رہیں گے اور استفادہ کرتے رہیں گے۔

پس الحمد للہ جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے لیکن ابھی دعائیں جاری رہنی چاہئیں اور نیک اعمال کے ساتھ مباہلے کے نشان کو روشن تر کرنے کی ضرورت باقی ہے۔

ہوشیار اے دشمنِ تاب و توانِ اہلِ درد

از جناب قاضی سید مختار احمد مختار شاہجہانپوری تلمیذ حضرت امیر مینائی

اے کہ ہے فی الحال فخرِ دشمنانِ اہلِ درد
اے مجسم کبر و نخوت اے سراپا لاف و کبر
اے تعصب کیش اے انصاف دشمن ظلم دوست
اے کہ بد بینی و بد گوئی میں ہے مشاق و طاق
دیدہ و دانستہ یہ تحسینِ قولِ ناصواب
حیف یہ تائید و تصدیقِ دروغِ بے فروغ
آہ یہ چٹکیاں یہ پھبتیاں تیری یہ ناحق کوششیاں
حیف یہ تعریف و توصیفِ جفائے اہلِ جور
آہ یہ شوقِ دل آزاری یہ خوئے ظلم آہ
یہ ستم آرائیاں یہ افترا پردازیاں
دل جگر ہیں ٹکڑے ٹکڑے تیری تیغِ جور سے
تیرے فقرے دل شکن تیرے [illegible] جاں خراش
تیر ہائے طعنِ بے جا نے جگر چھلنی کیا
جوشِ غم سینے میں لب پر نالہ ہائے جانگداز
چشمِ گریاں سینہ بریاں رنگ زرد و آہ سرد
بے محابا ہنسنے والو یہ ہنسی اچھی نہیں
یہ رعونت کس لئے تو اس قدر مغرور کیوں
وہ ہیں خود ہی صفحۂ دنیا پہ اک حرفِ غلط
رنگ لائیں گی بالآخر تیری دل آزاریاں
ماہیِ بے آب ہیں لاکھوں دلِ زار و نزار
دل سے جو نکلے وہ دعا خالی نہیں جاتی کبھی
اے ستمگر آہِ مظلوماں سے لازم تھا حذر
ہو گئیں کیونکر ہویدا قدرتِ اللہ وہ غم
جھڑکیاں [illegible] کب تک کہاں تک انتظار

اے کہ جس سے شاد ہیں خواہانِ جانِ اہلِ درد
اے ستم ایجاد اے ایذا رسانِ اہلِ درد
اے جفا جو اے عدوئے مہربانِ اہلِ درد
اے کہ ہے غارت گرِ امن و امانِ اہلِ درد
یہ زبان آرائی بہرِ کسرِ شانِ اہلِ درد
حیف یہ تکذیب و تردیدِ بیانِ اہلِ درد
آہ یہ سرگوشیاں بہرِ زیانِ اہلِ درد
حیف یہ مدح و ثنائے دشمنانِ اہلِ درد
آہ یہ کوشش پئے تکلیفِ جانِ اہلِ درد
اس قدر توہین یہ تحقیرِ شانِ اہلِ درد
ہے گواہِ حال چشمِ خوں چکانِ اہلِ درد
تو نے ظالم مسخ کر دی داستانِ اہلِ درد
ہر طرف ہے شور و فریاد و فغانِ اہلِ درد
ایک ہنگامہ بپا ہے درمیانِ اہلِ درد
یہ ثبوتِ اہلِ غم ہے یہ نشانِ اہلِ درد
آٹھ آٹھ آنسو رلاتی ہے فغانِ اہلِ درد
تیرے بس میں جب نہیں قطعِ زبانِ اہلِ درد
جو یہ کہتے ہیں مٹا دیں گے نشانِ اہلِ درد
کہہ رہے ہیں اشکِ چشمِ خونفشانِ اہلِ درد
ہوشیار اے دشمنِ تاب و توانِ اہلِ درد
ہے قیامت زا یہ تیرِ بے کمانِ اہلِ درد
تیر جاتی ہے جگر میں یہ سنانِ اہلِ درد
دل ہے قبضہ میں نہ قابو میں زبانِ اہلِ درد
تو کدھر ہے اے خدائے مہربانِ اہلِ درد

عرش تک پہنچا ہے شورِ نالہ ہائے نیم شب
صبر اے مختار صبر اے ترجمانِ اہلِ درد

منقول از الفضل قادیان ۲۳ فروری ۱۹۳۶ء

طالبِ دعا: سید ادریس احمد عاجز ربوہ

درخواستِ دعا

عزیزہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اپنی چٹھی محررہ ۲۰/۷/۸۹ میں تحریر فرماتی ہیں کہ محترم سیٹھ صاحب تاحال بیمار چلے آ رہے ہیں پیشاب کرنے میں تکلیف، سردی سے بخار بھی آ جاتا ہے۔ دوبارہ شفاخانہ زنانہ میں داخل کیا گیا ہے ڈاکٹری معائنہ ہو رہا ہے ابھی تک ڈاکٹر کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے۔ موصوفہ خود بھی علیل ہیں صحت کاملہ کیلئے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

(ادارہ)

[illegible]
۸۶ ۵ ۱۹

واقعہ نگار صاحب

لاکھ لکھے یا نہ چھاپے گیت [illegible] گو پالے
لاکھ کہو [illegible] سر پر آ کالے
جہل [illegible] خبر کی [illegible] سنبھالے
جب تک [illegible] کے جان و مال حلال
سب الفاظ [illegible] سب سر چشمۂ استعمال

★

ضبطِ نفس کی اول باتیں وہ رمضاں کرتا ہے
ظالم سے اصلاح ہدایت میرا قرآں کرتا ہے
لیکن [illegible] کے نام پہ جو کچھ آج مسلماں کرتا ہے
آنکھیں [illegible] ہے تو دیکھو اس کی اک اور مثال
[illegible] اس بستی کا حال

★

[illegible] کے نقش ابھرتے ہیں
[illegible] اب ڈرتے ہیں
[illegible] ہوتے ہیں جو چاہیں سو کرتے ہیں
[illegible] بیٹیوں کے [illegible] کے کپڑے لال گلال

کون سدا [illegible] بیاہ کے بھیجیں کہاں [illegible] کے تھال

★

لاکھوں عیب دکھائی دیتے ہیں سوتن میں سنتے تھے
شکل نظر آتی ہے اپنی ہی درپن میں سنتے تھے
ایک کہانی گرگ و میمنے کی بچپن میں سنتے تھے
بچپن بیتا مگر کہانی ابھی ہے [illegible] ماہ و سال
[illegible] جو ہیں سدا سے قاتل اس میں [illegible] کمال

★

پردہ [illegible] میں عیب کچھ صاف دکھائی دیتا ہو
مظلوموں کو چھوڑ تو خود انصاف دکھائی دیتا ہو
کس کو ہے منظور حقیقت جو اسے سنائی دیتا ہو
بکتے ہوں جب [illegible] دو دو کوڑی [illegible] مال
تخت ہے قائم اپنے [illegible] کا حال

★

عہد کسی آمر کا ہو یا دورِ ستم جمہوری ہو
بشر [illegible] اس کی فطرت ناری ہو یا نوری ہو
لیکن دن وہ دور نہیں جب بات خدا کی پوری ہو

(باقی شعر کا [illegible] پر ملاحظہ کریں)

قسط پنجم

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دردناک تاثرات

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف مظالم کی ایک تازہ رو چل پڑی ہے جسے قسط وار "بدر" میں پیش کیا جا رہا ہے۔ احباب کرام اور درد دل سے پاکستانی مظلوم احمدیوں کی حفاظت کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاندین احمدیت کے ظلم کے ہاتھ کو روک دے اور ان کی ہدایت کے سامان ظاہر فرما دے۔

رحم ہے دل میں عزیز غیظ گھٹایا ہم نے (در ثمین)

(ایڈیٹر)

دوسرا واقعہ ☆— دار الصدر شمالی ربوہ سے مکرم نور احمد صاحب عابد احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کی تیاریوں اور اس کے منانے پر حکومت کی طرف سے لگائی جانے والی پابندی کا ذکر کرکے اپنے خط محررہ ۲۸-۳-۸۹ میں لکھتے ہیں :-

"دوسری صدی کے آغاز سے مہینوں پہلے جشن تشکر شایان شان طریق پر منانے کے لئے یہاں تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ اہل ربوہ نے ربوہ کی تزئین و آرائش کے لئے مقدور بھر کوشش کی۔ روپیہ خرچ کیا۔ افرادی قوت استعمال کی، بہت دعائیں کیں۔ انتظامات کے سلسلہ میں آئے دن صدر (محلہ) کے اجلاس ہوتے رہے۔ اور ہر فرد نے دامے درمے سخنے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مگر عین یوم تشکر سے ایک دن پہلے حکومت کی طرف سے تمام کارروائی قانون کے زور پر منسوخ کر دی گئی۔ جس کا نوجوان طبقہ میں شدید رد عمل دیکھنے میں آیا۔ ظاہر ہے کہ انتہائی اہم موقعہ پر حکومت کا یہ ظالمانہ اقدام کس قدر تکلیف دہ ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کے نتیجہ میں یہ رد عمل زبانی اظہار ناراضگی تک محدود رہا۔ اور سوائے چند نوعمر بچوں کی بے ضرر حرکات کے کوئی غیر معمولی واقعہ رونما نہ ہوا۔ لیکن پولیس نے بچوں کی ان حرکات کا نہایت سختی سے نوٹس لیا۔ اور ۷-۳-۸۹ کے بعد ان کے خلاف مقدمات درج کر لئے۔ شہر میں سپیشل پولیس کے دستے متعین کئے گئے اور کمانڈوز تک کو تیار رکھا گیا جیسے یہاں کوئی بہت بڑی بغاوت ہونے والی تھی۔ پولیس اپنے مخصوص لباس میں افسران کے ہمراہ شہر میں پھرتے رہتے یہاں ایک احمدی بچہ بھی ان کی کارروائی سے مطلق ہراساں نہ ہوا ......" (ادارہ)

تحصیل جڑانوالہ ☆— ننکانہ صاحب سے مکرم داؤد احمد صاحب شاکر اپنے ایک تازہ مکتوب محررہ ۱۸-۴-۸۹ میں رقمطراز ہیں :-

"دشمنان اسلام کے شیطانی ارادوں نے قرآن مجید کے جلائے جانے کا بہانہ بنا کر تقریباً ننکانہ صاحب کے تمام احمدی گھروں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ ختم نبوت کے ٹولے کے عزائم کو ملحوظ رکھتے ہوئے وقوعہ کے روز ۱۲-۴-۸۹ کو صبح ۹ بجے بذریعہ ٹیلیفون ڈی سی اور ایس پی ننکانہ سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ لیکن انہوں نے حوصلہ افزا جواب دیا کہ فکر نہ کریں۔ ختم نبوت والوں نے رات کو قسم کھا کر یقین دلایا تھا کہ ہم صرف احتجاجی جلوس نکالیں گے لیکن اپنی قسم کو بھول کر انہوں نے گھروں کو جلانا شروع کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باقاعدہ پروگرام بنا کر حملہ آور دو تین گروپوں کی شکل میں ترتیب دیا گیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں سارے احمدی گھروں کو جلا کر خاک کر دیا...... خاکسار نے ابھی چار ماہ پیشتر نیا مکان تعمیر کیا تھا ابھی اس مکان کا دو ہزار روپیہ قرض واجب الادا تھا کہ اسلام کے نام نہاد ٹھیکیداروں نے ۱۲-۴-۸۹ کو مکان کو شدید نقصان پہنچایا۔ مکان کے دو کمروں کی چھت اور فرش بالکل خراب ہو چکا ہے اور گھر کا ہر قسم کا اثاثہ نذر آتش ہو گیا۔ خاکسار کا ذاتی ریکارڈ بھی ضائع ہو گیا...... ظالموں نے ہمارے صرف زیب تن کپڑے چھوڑے اور ہر قسم کے پارچہ جات نذر آتش کر دیئے..... خاکسار کے پاس گھر پر کسی غیر احمدی کا موٹر سائیکل پڑا ہوا تھا۔ حملہ سے ۱۵ منٹ پہلے وہ نکلوایا گیا جس کی وجہ سے وہ غیر احمدی بہت متأثر ہوا۔"

(اقتباس خط از مکرم داؤد احمد صاحب شاکر، ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول۔ کوٹ حسین خان ۲۹۶ زیڈ ہاؤسنگ کالونی۔ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

☆— چک ۲۶۳ گ ب شرقی ضلع فیصل آباد سے مکرم زبیر احمد صاحب اپنے ایک تازہ خط میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ

"آپ کی خدمت میں میرا یہ پہلا خط ہے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے گھر اور میری ویلڈنگ کی دکان جلا دی گئی ...... جب سرکاری مسلمانوں کا جلوس آیا تو انہوں نے سب سے پہلے ہماری مسجد کو آگ لگا دی۔ ہمارا گھر بھی مسجد کے قریب ہے۔ انہوں نے پہلے ہماری بیٹھک وغیرہ کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دیں۔ اس میں ہمارے جشن صد سالہ کے جھنڈے بھی تھے۔ پتہ نہیں ان کو آگ لگا دی یا کنویں میں پھینک دیا۔"

احمدیوں نے جب انہیں مسجد کو آگ لگانے سے روکا تو پولیس والوں نے اپنی مسجد کے قریب سے احمدیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔

(اقتباس از خط مکرم زبیر احمد صاحب ولد محمد بوٹا صاحب چک ۲۶۳ گ ب شرقی۔ تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع فیصل آباد)

ننکانہ صاحب ☆— ننکانہ صاحب سے مکرمہ متولہ تبسم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب ننکانہ میں احمدیوں کے گھروں اور مسجد پر حملے کی روئیداد بیان کرتی ہوئی لکھتی ہیں کہ

"۱۲ اپریل کو صبح جب ہم جاگے تو اعلان ہوا کہ قادیانیوں کے خلاف جلوس نکالے جائیں گے ہم یہ سمجھ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ جانی اور مالی اتنا نقصان کر دیں گے۔ ایک دم جلوس شعلوں سے بھرا ہوا ہمارے گھر کی طرف آ گیا۔ ہم جلدی سے گھروں سے بھاگ اٹھے۔ ہمارے ہمسایوں نے ہمیں پناہ دی۔ جب پہلے وہ مسجد میں گئے تو انہوں نے مسجد کے مینار گرائے تو میری والدہ محترمہ نے میرے ابا جان کو کہا کہ مسجد کی حفاظت کے لئے جیسے بھی ہو سکے ضرور جائیں تو میرے ابا جان اور میرے ماموں سلطان احمد صاحب مسجد کی حفاظت کے لئے چلے گئے تو انہوں نے ان دونوں کو بہت مارا پیٹا۔ میرے ابا جان چل پھر نہیں سکتے۔ اور نہ ہی اٹھ بیٹھ سکتے ہیں۔ وہ دونوں شیخوپورہ ہسپتال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے زیر علاج ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں مخالفین ہمارے گھر آئے اور جلا کر سارا گھر تباہ و برباد کر دیا۔ قیمتی سامان تو ایک طرف سر چھپانے کے لئے بھی ٹھکانہ نہیں ہے .... گھر کی چھتیں دیواریں سب گرا دیا۔ پیارے آقا! میری ٹوٹی ہوئی خواہش ہے کہ ہمارے لئے دعا کریں ...... ہمارے بہت سے رشتہ دار بھی ہیں۔ میری پڑھائی کی کتابیں جلا دیں ...... دعا کریں کہ خدا مجھے اٹھوائے..... میری باجی امۃ الغفور نے ایک مکان میں اکیلی ..... والد صاحب مسجد کی حفاظت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان کو بھی رگڑ رگڑ کر مارا ...... اس کے بچوں کو آگ میں گرانے کی کوشش کی۔ لیکن خدا نے بچا لیا ...... ظالموں نے میرے بہنوئی کے سر میں بھی ٹھونک دیئے لیکن پیاسے تھا! ان کی جان بچ گئی۔ میری بہن کا شکریہ ...... میری باجی جن کا خاوند زخمی ہے وہ بالکل نہیں گھبرائی کہتی ہے کہ احمدیت کی خاطر جان تک بھی قربان کر دی پڑے تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔"

(اقتباس از خط مکرمہ متولہ تبسم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب ہوائی لین صاحب۔ ننکانہ صاحب)

خصوصی انعامی تقریب مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان ۲۹؍ ۳ آج مدرسہ احمدیہ کے ہال میں حسن قرأت خوش الحانی۔ اذان اور فی البدیہہ تقاریر کا ایک علمی مقابلہ کرایا گیا جس میں ہر چہار گروپ کے دو دو منتخب طالب علموں نے حصہ لیا واضح رہے کہ یہ گروپ محترم ناظر صاحب خدمت درویشان کی ہدایت پر بنائے گئے ہیں۔ ہر گروپ کے ارکان کی تعداد کم و بیش ۲۵ طالب علموں پر مشتمل ہے گروپ کے اسماء مع انچارج اساتذہ درج ذیل ہیں۔

دیانت گروپ انچارج مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر فاضل
کرامت گروپ " " میر احمد صاحب خادم فاضل
شرافت گروپ " " مبشر احمد صاحب بٹ ایم اے
ذہانت گروپ " " مولوی جلال الدین صاحب نیر فاضل

ٹھیک ۹½ بجے تمام طلباء اور اساتذہ کرام کی موجودگی میں زیر صدارت محترم ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ازاں بعد محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا آج کی یہ تقریب محترم ناظر صاحب خدمت درویشان کے ارشاد کی تعمیل کا ایک حصہ ہے۔ آنمحترم نے فرمایا تھا کہ مدرسہ کے طلباء کو مختلف چار گروپ میں تقسیم کر کے ان کا ایک انچارج اساتذہ میں سے اور ایک طلباء میں سے بھی مقرر کیا جائے تاکہ درسی کتب کے علاوہ ہر گروپ کو الگ الگ طریق پر تحریر و تقریر اور ٹریننگ دے کر ان میں مسابقت کی روح پیدا کی جائے۔ امتحان قریب تھا لہذا زیادہ تیاری کا موقعہ نہ مل سکا آئندہ انشاء اللہ یہ پروگرام اصول کو جاری رکھا جائے گا اس پروگرام کا سب سے پہلا مقابلہ تلاوت قرآن مجید کا ہوا جس کے لئے ۳ منٹ وقت مقرر کیا گیا تھا اس مقابلہ میں مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی اساتذہ مدرسہ احمدیہ نے جج کے فرائض سرانجام دیئے مقابلہ میں عزیز حافظ مخدوم شریف اوّل عزیز حافظ شریف الحسن دوم عزیز محمد اکبر سوم قرار پائے دوسرا مقابلہ نظم خوانی کا تھا۔ جج کے فرائض مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ اساتذہ مدرسہ احمدیہ نے سرانجام دیئے اس مقابلہ میں اوّل عزیز رفیق احمد مدراسی دوم عزیز سلطان صلاح الدین سوم عزیز مبارک احمد چیمہ آئے۔

تیسرا مقابلہ اذان کا ہوا جسکی ججمنٹ مکرم مولانا محمد یوسف صاحب فاضل اور مکرم قریشی محمد فضل اللہ اساتذہ مدرسہ احمدیہ نے کی اول دوم سوم آنے والے طلباء علی الترتیب اس طرح ہیں عزیز حافظ مخدوم شریف عزیز مقصود احمد بھٹی عزیز رفیق احمد مدراسی آخری دلچسپ مقابلہ فی البدیہہ تقاریر کا تھا جس کے لئے ۴ منٹ وقت مقرر کیا گیا تھا اس مقابلہ میں ججمنٹ کے فرائض مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے ادا کئے مقابلہ میں عزیز رفیق احمد مدراسی اوّل عزیز محمد سیف الدین دوم عزیز ایوب علی خان سوم قرار پائے مقابلہ جات ختم ہونے پر اوّل دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو مدرسہ احمدیہ کی طرف سے انعامات دئے گئے ازاں بعد محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے مدرسہ احمدیہ کے سالانہ امتحان ۱۹۸۹ء کا نتیجہ سنایا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علی ذالک۔

اعلان مکرم مبشر احمد صاحب بٹ ایم۔ اے مدرس مدرسہ احمدیہ بطور نمائندہ مجلس مرکزیہ مورخہ ۲۴؍ ۸۹ کو دورہ پر روانہ ہونے والے تھے اچانک ان کے بچے کی شدید علالت کے پیش نظر ان کا پروگرام کینسل کرنا پڑا اب انکی جگہ پر مکرم ریحان احمد ظفر صاحب کو بطور نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجالس میں بھجوایا جا رہا ہے ان کے پروگرام کے بارے میں مجالس کو اطلاع کر دی جائے گی جملہ قائدین مطلع رہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جلسہ صد سالہ جشن تشکر سرینگر بتاریخ ۲۶، ۲۷؍ اگست ۱۹۸۹ء

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس بہ سلسلہ صد سالہ جشن تشکر سرینگر میں مورخہ ۲۶، ۲۷؍ اگست کو منعقد ہو رہی ہے اسکے علاوہ پروگرام کے مطابق ۱۰؍ ستمبر تک وادی کی مختلف جماعتوں میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہونگے اور اس دوران مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات بھی ہونگے۔ وادی کشمیر کی جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ احباب اس کانفرنس جلسوں اور اجتماعات میں شریک ہو کر استفادہ کریں۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے درخواست کی ہے کہ جو احباب بیرون کشمیر سے تشریف لا رہے ہیں وہ قبل از وقت انہیں مطلع کر دیں تاکہ انتظامات میں سہولت ہو۔ نیز لکھا ہے واضح رہے کہ مستورات کیلئے رہائش کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان رحیمہ ساڑی مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہ

پیشکردہ:- بالی پولیمرز کلکتہ۔ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز ۵۲۰۶، ۵۱۳۷، ۸۰۲۸، ۴۳

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد صاحب بٹ۔ ایم۔ اے کے بیٹے کے پیٹ کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے ڈیڑھ کلو کی رسولی پیٹ سے نکلی ہے صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH - 275475
255/273903 { CALCUTTA-700073

اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA — PHONE 279203

CARD BOARD BOX. MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCED STREET, CALCUTTA 700072

الدِّينُ النَّصِيحَةُ

ترجمہ:۔ دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے

AZ

MOHAMMED RAHMAT PHONE C/O 396008

SPECIALIST IN ALL KINDS

OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES

45-B PANDUMALI COMPOUND

DR. BHADKAMKAR MARG BOMBAY - PH - 400008

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا تو ہر تباہی۔ برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاج دعا۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں :: ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS (ELECTRIC CONTRACTORE)

TARUN BHARAT COOP HOUSE SOCT

PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE AND HERI (EAST)

PH - OFFICE - 6348179
RESI - 6289389 BOMBAY-400099

أَطِعْ أَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS

DEALERS IN TIMBER, TEAK POLES, SIZES

FIRE WOOD - MANUFACTURERS OF WOODEN

FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIE ETC

Po- VANIYAMBALAM (KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

(چیمبر)

خورشید کالا مارکیٹ حیدری مارکیٹ ناظم آباد کراچی فون ۳۔۱۸۱۴۹۱۱

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(درثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS

15, SANT HOME HIGH ROAD

MADRAS-600004

PHONE NO 76360
34350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکردہ
کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرلیز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔۔ ۷۵۶۱۰۰ اڑیسہ
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر 294

AUTHERISED JEEP JOBBERS PARTS
Lucas-TVS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P4 P6 PE 6SA

آٹو ٹریڈرز
ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل، کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے
اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

"AUTOCENTRE"
تار کا پتہ
ٹیلیفون
28-5222
28-1652
AUTO TRADERS 16 MANGOELANE CALCUTTA-700001

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے (ارشاد حضرت ناصرالدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اور پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)
پیشکش:۔
ROYAL AGENCY
PRINTERS BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE - 670001 - PH - 4498 (KERALA)
HEAD OFFICE :- P.O. PAYANGADI-
670303 - PH - 12

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
SAIRA پیشکش TRADERS
WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD.
PHONE - 522860 500002

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم ص ۲۱)
الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے۔ فون ۴۲۹۱۶
پتہ: نمبر ۲/۳/۲۳۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"قرآن کریم کو تدبر سے پڑھو۔"
(کشتی نوح)

AIR ®
CALCUTTA - 15
پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ہر قسم کی ہوائی چپل ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!